

جذباتِ محبت

سموٰق تقریب شادی خانہ آبادی برادر محترم

حافظ راشد الحق سمیع حقانی

مدیر ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ، بتاریخ ۱۰ نومبر ۲۰۰۰ء

از ! حافظ محمد ابراہیم قاسمی

آ گیا وہ لمحہ گلبار و وقت بہترین
واسطے جس کے رہی یوں منتظر جان حزیں
یہ نوید نو عروسی یہ پیام غبیریں
لائق صد تاز و تمکین قابل صد آفریں
بزم حقانی پہ آئی پھر بہار اندر بہار
فصل گل کا یہ چمن بجا ہو ماویٰ بار بار
ہر گل تازہ ہو اس کا رشک جنت باوقار
ہر قدم پر اس پہ نازل لطف رب العالمیں
غرق دریائے سرور و کف ہے یوں سر بسر
آج مولانا سمیع الحق مدیر دیدہ ور
کس قدر رخشندہ تر ہیں واہ یہ شمس و قمر
غازۃ فطرت سے رخسار شفق ہے احمر
رنگ الفت ذوق شکر رب ہے گویا آشکار
چار سو خوشیوں کے نئے کیف عشرت کا خمار
سنبیل و ریحال سے پر ہے آج دلمان بہار
نغمہ زن ہیں وجد میں حوران فردوس بریں
آج شادی ہے یہ راشد حافظ قرآن کی
اور خوشیاں ہیں دو بالا حامد ذیشان کی
روح ہوگی شاد کتنی آج دادا جان کی

دامنِ خوشیاں ہوں یہ قائم نہ ہو اس کی توحہ
 یہ گلستانِ تازہ تر ہو یا الہی تابد
 سالِ ہجری یک ہزار و سست و یک بر چار صد
 سیزدہ .. از ماہ شعبان روزِ جمعہ راتیں
 کس قدر ہے باعثِ صد خیر و برکت یہ برس
 تاجِ یہ دل رہے گا قیدی بندِ نفس
 ہر طرف شورِ مبارک باد ہے اے ہم نفس
 چار جانب ہیں خوشی کے زمرے اے ہم نشیں
 باعثِ تسکینِ جاں ہو اب یہ دلہن کا درود
 وجہِ آرامِ جگر ہو یا الہی یا دود
 بہرِ راشد اللہ اللہ اس عروسہ کا وجود
 ہو اسی سے رونقِ خانہ دو بالا اے متیں
 لمحہ لمحہ ہر گھڑی ہو تم پہ رحمت کا نزول
 بخش دے دلہن کو مولا سیرتِ زہرہ پھول
 ہیں یہ جذباتِ محبتِ گریہ ہو جائیں قبول
 اے خوشا یہ سنتِ والائے ختم المرسلین
 نو عروسی کا یہ جوڑا چشمِ بد سے الاماں
 مشتری و ماہ کا سعدین کا گویا قراں
 اور آثارِ سعادت اس خوشی سے ہیں عیاں
 اللہ اللہ یہ نصیبِ ہمسر ماہِ مہیں
 یہ خوشی ہو وجہِ عز و جاہ و عظمت ہر قدم
 پیش کرتے ہیں مبارکباد تجھ کو دم بدم
 باطلوں و با محبت اے مدیرِ محترم
 جامعہ حقانیہ الحق کے جملہ قارئین
 یہ مرے اشعار ہیں گویا تیرے سرے کے پھول
 اس کے رنگوں میں مرے خونِ جگر کا ہے شمول
 فانی عاجز کی جانب سے یہ تحفہ ہو قبول
 ہے بہاد آگئیں سدا اس پر خزاں آتی نہیں